Name: Esha Shafique
Batch 067

NOA (Mock Exam)
Islamic Studies

Part - II

سوال 2. اسلام میں عقیدہ رسالت کی وضاحت کریں - انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اس کی اہمیت بیان کریں۔

← تعارف:

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ -

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمدؐ اللہ کے رسول ہیں -
توحید کے ساتھ ساتھ عقیدہ رسالت بھی ہمارے کلمے کا بنیادی جزو ہے اور اس پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا - عقیدہ سے مراد ہے کسی چیز کو تھام لینا یا گرہ لگانا - اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان عقیدہ رسالت کے ساتھ خود کو باندھیں اور اس کے اصولوں کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں -

عقیدہ رسالت:

عقیدہ رسالت سے مراد ہے اس بات کا یقین کر لینا اور اس پر قائم ہو جانا کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور وہ خاتم النبین ہیں - عقیدہ رسالت حضرت آدمؑ سے شروع ہوا اور حضرت محمدؐ پر آکر ختم ہوا اور حضورؐ کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا -

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبین - (سورۃ الاحزاب: 40)

ترجمہ: محمدؐ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں ہیں
اور وہ خاتم النبین ہیں۔

حضور پاکؐ نے مسلمان کو جو زندگی گزارنے کے طریقے بتائے
انہیں سنت کہا جاتا ہے اور سنت پر عمل کر کے انسان
اپنی زندگی کو بہترین بنا سکتا ہے۔

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

ترجمہ: رسولؐ اللہ کی زندگی میں تمہارے لیے
بہترین نمونہ ہے۔

ایک انسان کو اپنی زندگی بہترین طریقے سے گزارنے کے لیے
رسولؐ کے احکامات پر عمل کرنا ضروری ہے۔ ان پر عمل کر کے
وہ اپنی دنیا اور آخرت دونوں کو بہترین بنا سکتا ہے۔
جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے:

ترجمہ: پیغمبرؐ کی بات کو ماننا اللہ کے
احکامات کو ماننا ہے۔ (سورۃ النجم: 3-4)

قرآن پاک میں بھی اللہ تعالیٰ نے بار بار عقیدہ توحید کے
ساتھ ساتھ عقیدہ رسالت کی اہمیت کو بھی بیان کیا ہے کیونکہ
یہ دین اسلام کا اور ہمارے کلمے کا ایک بنیادی جزو ہے۔

عقیدہ رسالت کی اہمیت:

انفرادی زندگی

عقیدہ رسالت انسان کی انفرادی زندگی میں بہت اہمیت رکھتا ہے اور اس کے انفرادی زندگی پر بہت اثرات ہیں۔

- **پُر امیدی کا جذبہ**

عقیدہ رسالت انسان میں پُر امیدی کا جذبہ پیدا کرتا ہے انسان کا اس بات پر ایمان ہوتا ہے کہ مایوسی کفر ہے اور وہ اللہ کی رحمت پر امید رکھتا ہے۔ جیسا کہ حضورؐ نے سکھایا کہ ہر مشکل میں اللہ کو یاد کیا جائے۔

ان مع العسر یسرا۔

ترجمہ: بے شک ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ (الشرح)

- **عزت نفس اور خود اعتمادی**

عقیدہ رسالت پر ایمان لانے والا انسان خود اعتماد بن جاتا ہے کیونکہ وہ اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ وہ اللہ کے رسول کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کر رہا ہے جو اسے کبھی بھی ناکامی کی طرف نہیں لے کر جائیں گے۔ اور اس میں عزت نفس کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے۔

- **عاجزی و انکساری:**

اللہ کے رسول پر ایمان رکھنے والا انسان برائی کے

کاموں سے دور ہو جاتا ہے اور اس میں عاجزی و انکساری کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس میں اللہ کا خوف پیدا ہوتا ہے اور نیکی کا جذبہ بڑھ جاتا ہے۔

- **احتساب کا احساس**

ایک انسان جو اپنی رہنمائی کے لیے قرآن اور سنت سے مدد حاصل کرتا ہے وہ یہ بھی دیکھتا ہے کہ اگر وہ کوئی غلط کام یا گناہ کا کام کرے گا تو اس کے لیے اسے اللہ کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا اس لیے وہ ہر ممکن کوشش کرتا ہے کہ اپنا احتساب کرتا رہے اور برائی سے دور رہے۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر

- **اعلیٰ نصب العین**

عقیدہ رسالت پر ایمان رکھنے سے انسان اعلیٰ نصب العین کا مالک بن جاتا ہے اور اس کا معیار بلند ہو جاتا ہے۔ انسان میں اونچے تصورات اجاگر ہوتے ہیں کیونکہ اس میں دنیا سے محبت کم ہو جاتی ہے جس کی وجہ یہ احساس ہے کہ دنیا عارضی ہے اس لیے انسان اپنی آخرت کو سنوارنے کے لیے کام کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

اجتماعی زندگی

• **عالمگیر معاشرہ**

حضور ﷺ کی سنت سے ہمیں زندگی گزارنے سے متعلق رہنمائی ملتی ہے اور حضور ﷺ ہمیں ایک عالمگیر معاشرے سے متعلق رہنمائی فراہم کرتے ہیں جس میں تمام انسان مل جل کر رہیں اور دلوں میں بغض کو جگہ نہ دیں۔

• **مساوات اور برابری**

عقیدہ رسالت ہمیں اس بات کا سبق دیتا ہے کہ تمام انسان برابر ہے اور کوئی بھی برتر اور کمتر نہیں۔

حضور ﷺ نے خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر فرمایا:

"کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی گورے کو کسی کالے پر اور کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی برتری نہیں"۔

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

• **بین المذاہب ہم آہنگی**

عقیدہ رسالت ہمیں اس بات کا بھی حکم دیتا ہے کہ غیر مسلموں کے حقوق کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے اور

Scanned with CamScanner

مختلف مذاہب میں ہم آہنگی کا جذبہ ضروری ہے نہ کہ یہ لوگ مذہبی تفرق کی بنیاد پر ایک دوسرے کے ساتھ لڑائی کریں۔

• **حقوق و فرائض**

اجتماعی زندگی میں ہمیں حضور پاک نے ایک دوسرے کے حقوق اور فرائض کا خیال رکھنے کا حکم دیا ہے۔ ایک کا حق دوسرے کا فرض ہوتا ہے اور ان کو پورا کرنے سے ہی اسلامی معاشرے کا قیام ہوتا ہے۔

• **دوہرا نظام احتساب**

انسان اگر اپنے فرائض میں کوتاہی کرے گا تو اس کا جوابدہ وہ دنیا میں بھی ہوگا اور آخرت میں بھی۔ حضور نے بھی انسان کو زندگی گزارنے کے متعلق مکمل رہنمائی فراہم کی ہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کی ادائیگی انسان پر فرض ہے۔ حضور نے انسان کو اپنی زندگی قرآن اور سنت کے مطابق گزارنے کی تلقین کی ہے۔

← **نتیجہ**

عقیدہ رسالت انسان کو زندگی گزارنے سے متعلق مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے حضور نے ہمیں زندگی گزارنے کے بہترین طریقے سکھائے ہیں جن پر عمل کر کے ایک انسان دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی کامیاب ہو سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

تاریخ:

سوال 3: اسلام کے عدالتی نظام پر تفصیل سے بحث کریں۔ اس کے بنیادی فلسفوں کی وضاحت کریں اور یہ کہ یہ سماجی انصاف کو کیسے یقینی بناتا ہے۔

← تعارف

اسلام کا عدالتی نظام جامع نظام ہے جو دو چیزوں پر مبنی ہے۔

1- عدالتی نظام
2- سماجی عدل و انصاف

قرآن پاک کا مرکزی موضوع بھی عدل و انصاف ہے۔

فاحکم بین الناس بالحق۔ (سورۃ ص: 26)

ترجمہ: پس تم لوگوں میں انصاف سے فیصلہ کیا کرو۔

ان اللہ یامر بالعدل والاحسان۔ (سورۃ النحل: ۹۰)

ترجمہ: بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم فرماتا ہے۔

اسلام کا عدالتی نظام

اسلام کے عدالتی نظام میں تین طرح کی عدالتیں ہیں۔

1- مظالم عدالتیں
2- قاضی عدالتیں
3- محتسب عدالتیں۔

Scanned with CamScanner

← جج / قاضی کی شرائط

- مسلمان ہو۔
- بالغ ہو۔
- صاحب کردار ہو۔
- قرآن اور سنت کا عالم ہو۔
- ہوش و حواس میں ہو۔
- اجماع، اجتہاد اور قیاس کی صلاحیت بھی رکھتا ہو۔
- غیر جانبدار ہو۔
- فوری فیصلے کی صلاحیت رکھتا ہو۔

← اسلام کے عدالتی نظام کی خصوصیات

• قانون کی حکمرانی

اسلام کا عدالتی نظام ایک جامع نظام ہے جس میں انصاف اور عدل کی حکمرانی ہوتی ہے۔ عدل کا مطلب ہے کہ جس کا جتنا حق ہے اسے اتنا مل جائے اور اللہ تعالیٰ نے بھی ہمیشہ عدل اور انصاف کا حکم دیا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ صدیق اور حضرت عمرؓ اپنے دور میں عام شہریوں کی طرح عدالت میں پیش ہوتے تھے۔

اسلام کے عدالتی نظام میں قانون کی نظر میں سب برابر ہیں۔ ہر کسی کے لیے قانون ایک جیسا ہے اور اس میں کسی سے بھی رعایت کی اجازت نہیں۔ خلفائے راشدین نے بھی اپنے زمانے میں اسی چیز پر عمل کیا۔

Scanned with CamScanner

حضور ؐ نے ارشاد فرمایا:

اگر میری بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کرتی
تو میں اس کے بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتا۔

- **عدالتی اخراجات حکومتی ذمہ داری**

اسلام کے عدالتی نظام کا بنیادی فلسفہ یہ ہے کہ اس میں عدالت کا خرچہ حکومت کے ذمہ ہوتا ہے۔ جو بھی عدالت کو اپنے معاملات چلانے کے لیے خرچے کی ضرورت ہے وہ حکومت پورا کرے گی۔

- **شریعت بطور قانون**

اسلام کا عدالتی نظام شریعت کو بطور قانون لے کر چلتا ہے اور جو چیز شریعت کی روح سے جائز نہیں وہ قانون کی خلاف ورزی ہے۔ اسلام میں شریعت کے ماخذ واضح ہیں۔ جو دو طرح کے ہیں۔

شریعت کے ماخذ

بنیادی ماخذ
- قرآن
- سنت

ثانوی ماخذ
- اجماع
- اجتہاد
- قیاس

• حدود اللہ پہلے سے طے کردہ

کچھ جیسے ہیں اللہ نے پہلے سے طے کردی مطلب کچھ کام ایسے ہیں جن کی سزا اللہ نے خود بیان کردی ہے جیسا کہ چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا۔ زنا کی سزا۔ یہ اللہ نے طے کی ہوئی ہیں اور ان پر عمل کرنا اسلامی عدالت کا فرض ہے۔

• مفت انصاف کی فراہمی

ایک خصوصیت جو اسلامی عدالتی نظام کی نمایاں ہے وہ یہ ہے کہ انصاف کی فراہمی مفت ہو اور بلا تفریق ہو۔ کیونکہ انصاف حاصل کرنا اسلامی ریاست کے اندر شہریوں کا بنیادی حق ہوتا ہے اس لیے اس کی مفت فراہمی ضروری ہے۔

• فوری انصاف کی فراہمی

اسلام کے عدالتی نظام میں جج اور قاضی کے لیے بھی یہ شرط رکھی جاتی ہے کہ وہ فوری فیصلہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو تاکہ شہریوں کے لیے زیادہ مسئلہ نہ ہو۔

حضرت عمرؓ کا قول:

انصاف کی فراہمی میں دیر نہیں کرنی چاہیئے کہیں ایسا نہ ہو کہ انسان اپنے دعوے سے دستبردار ہو جائے۔

• گواہی کا معیار:

اسلامی عدالت کا گواہی کا معیار سچ پر مبنی ہے۔ اور اس

Scanned with CamScanner

میں کسی اور چیز کی گنجائش نہیں۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے :

ترجمہ : اے ایمان والو ! گواہی دیتے ہوئے اللہ کے لیے انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ۔ چاہے یہ تمہارے اپنے ، والدین یا رشتہ دار کے خلاف ہی (گواہی) ہو۔

(سورۃ النساء : 135)

← سماجی انصاف کو یقینی بنانا

اسلام کا عدالتی نظام مکمل انصاف کا درس دیتا ہے۔ یہ سماجی انصاف کو یقینی اس طرح بناتا ہے کہ یہ انسان کی انفرادی زندگی ، اجتماعی زندگی ، ازواج ، اولاد اور رشتہ داروں میں عدل اور انصاف کا حکم دیتا ہے۔ یہ اخوت اور بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔

بے شک اللہ عدل اور احسان کا حکم فرماتا ہے۔

اسلام کے نظامِ عدالت کا نمایاں وصف یہ ہے کہ یہ اقلیتوں کو بھی مکمل حقوق فراہم کرتا ہے۔ حتیٰ کہ عدالت میں ان کے ساتھ بھی اس سلوک کو روا رکھتا ہے جو مسلمانوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لیے اسلام مکمل سماجی انصاف پر یقین رکھتا ہے۔

Scanned with CamScanner

← نتیجہ :

اسلام کا عدالتی نظام دنیا کے تمام نظاموں سے بہتر اور جامع ہے۔ اس میں ناانصافی کی کوئی جگہ نہیں ہے اور اس کے قانون کی نظر میں تمام انسان یکساں ہیں اور ان کو انصاف کی فراہمی یکساں دینا ہی عدالتی ذمہ داری ہے۔

سوال 5 اسلام میں اجتہاد کے تصور اور اس کے اصولوں کو واضح کریں۔ دورِ جدید میں اس کی اہمیت کو بیان کریں۔

← تعارف

اسلام ہر معاملے میں قرآن و سنت سے رہنمائی اور باہمی مشورے پر زور دیتا ہے اور یہی دین اسلام کی اساس ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی انسانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ رہنمائی حاصل کریں۔

والذین استجابوا لربھم واقاموا الصلاۃ وامرھم شوریٰ بینھم
(سورۃ الشوریٰ : 38)

ترجمہ : اور جو لوگ اپنے رب کا فرمان قبول کرتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور فیصلے باہمی مشورے سے کرتے ہیں۔

تاریخ:

اجتہاد ←

اجتہاد عربی زبان کا لفظ ہے جس کا معنی ہے "کوشش کرنا، سچائی تلاش کرنا۔"

فقہ کی روح سے انفرادی طور پر ابھرتے ہوئے مسائل کا حل تلاش کرنا اجتہاد کہلاتا ہے۔

اجماع کے لیے بھی اجتہاد ضروری ہے کیونکہ ایک انسان کا قدم اٹھانا بہت ضروری ہے۔ اور جو انسان یہ کوشش کرے وہ **مجتہد** کہلاتا ہے۔

- **قرآن پاک** میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:

اور جنہوں نے ہمارے لیے کوشش کی ہم
انہیں ضرور اپنی راہیں سمجھا دیں گے،
اور بیشک اللہ نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔

(سورۃ العنکبوت: 69)

- **حدیث**

ایک بار حضورؐ نے **حضرت معاذ بن جبل** کو یمن کا گورنر منتخب کرنے سے پہلے سوال کیا کہ اگر تمہیں کوئی مسئلہ پیش آیا تو اس کا حل کہاں سے تلاش کرو گے؟ انہوں نے جواب دیا: اے رسول اللہ قرآن سے۔ حضورؐ نے پھر سوال کیا کہ اگر قرآن سے تمہیں حل نہ ملا تو پھر کہاں سے تلاش کرو گے؟ انہوں نے جواب دیا سنت سے۔ حضورؐ نے پھر سوال کیا

اگر سنت میں بھی تمہیں حل نہ ملا تو پھر کہاں سے حل تلاش کرو گے؟ تو انہوں نے جواب دیا: یا رسول اللہ پھر میں اپنی سمجھ کے مطابق اجتہاد کروں گا۔ تو حضورؐ نے انہیں اس صلاحیت پر یمن کا گورنر منتخب کر دیا۔

← خلفائے راشدین کے دور میں اجتہاد

• **حضرت ابوبکر صدیقؓ**

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے دور خلافت میں ان لوگوں کے خلاف جہاد کرنے کا فیصلہ کیا جو زکوٰۃ دینے سے منع کر رہے تھے۔

• **حضرت عمرؓ**

حضرت عمرؓ نے اپنے دور خلافت میں اپنی سمجھ کے مطابق گھوڑوں پر بھی زکوٰۃ عائد کرنے کا فیصلہ کیا۔

• **حضرت علیؓ**

حضرت علیؓ نے اپنے دور میں گھوڑوں کے اوپر سے زکوٰۃ ختم کر دی۔

تمام خلفائے راشدین نے اپنے دور میں اپنے مطابق جو بہتر فیصلے کیے وہ تمام اجتہاد کی نشانیاں ہیں۔

تاریخ:

اس کے علاوہ حضرت امام حسین نے یزید کے خلاف جہاد کیا کیونکہ وہ ظالم حکمران تھا۔

← اجتہاد کے اصول

• مجتہد کی شرائط

مجتہد جو کسی بھی مسئلے کے حل کے لیے کوشش کرتا ہے اس کے لیے درج ذیل شرائط ہیں۔

- مجتہد کا مسلمان ہونا ضروری ہے۔
- مجتہد بالغ ہو۔
- ہوش و حواس میں ہو۔
- قرآن اور سنت کا عالم بھی ہو۔
- اجتہاد اور قیاس کی صلاحیت رکھتا ہو۔
- غیر جانبدار ہو۔
- موجودہ دور کا علم بھی رکھتا ہو۔

• اجتہاد سب پر لاگو

اجتہاد دراصل اجماع کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ اور یہ بنیادی طور پر انفرادی سطح پر ہوتا ہے لیکن اگر کو خلیفہ یا حکمران کسی مسئلے پر اجتہاد کرتا ہے تو وہ تمام لوگوں پر لاگو ہوتا ہے۔ تمام لوگوں کا فرض ہے کہ وہ حکمران کی جائز بات پر عمل کریں خاص طور پر اگر وہ قرآن اور سنت پر عمل کرتا ہو۔

Scanned with CamScanner

تاریخ:

← دورِ جدید میں اجتہاد کی اہمیت:

دورِ جدید کے مسائل جن کا حکم قرآن اور سنت میں واضح طور پر نہیں ہے ان کا حل تلاش کرنے کے لیے اجتہاد کی ضرورت ہے تاکہ تنازعہ سے بچا جاسکے۔

دورِ جدید کے مختلف مسائل جن کے حل کے لیے اجتہاد کی ضرورت ہے وہ درج ذیل ہیں۔

- ٹیکنالوجی سے متعلق مسائل
- بینک سے متعلق مسائل
- عورتوں سے متعلق مسائل
- میڈیا اور ذرائع ابلاغ سے متعلق مسائل

یہ دورِ جدید کے وہ ابھرتے ہوئے مسائل ہیں جن سے متعلق قرآن اور سنت میں واضح احکامات نہیں ملتے اس لیے ایک مجتہد جس کے پاس جدید دور کا علم بھی ہوتا ہے وہ اجتہاد کر سکتا ہے۔ انفرادی سطح پر ایک فرد یا ادارے بھی اجتہاد کر سکتے ہیں۔

← نتیجہ

دین اسلام زندگی کے ہر معاملے میں مکمل رہنمائی فراہم کرتا ہے کیونکہ یہ ایک مکمل ضابطۂ حیات کا نام ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ اتنی آزادی بھی فراہم کرتا ہے کہ جن مسائل کا حل قرآن اور سنت میں اسے نہیں ملتا ان پر وہ اپنی سمجھ کے مطابق اجتہاد کرے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے:

اور کاموں میں مشورہ لیتے رہو۔ (سورۃ آل عمران: 159)

سوال 8: درج ذیل پر ایک مختصر نوٹ لکھیں:

1. اسلام میں احتساب

احتساب کا معنی ہے حساب کتاب کرنا۔
انسان اس دنیا میں جو کچھ بھی کرتا ہے اس کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ ایک اسلامی ریاست میں ایک حکمران کا فرض ہوتا ہے کہ وہ برائی سے روکے اور نیکی کا حکم دے۔

امر بالمعروف و نہی عن المنکر۔
نیکی کا حکم دے اور برے کاموں سے روکے۔

← احتساب سے متعلق حدیث

حضورؐ نے ارشاد فرمایا:
تم میں سے ہر شخص حاکم ہے اور اس سے اس کی رعایا کے متعلق سوال کیا جائے گا۔

← اسلام کا احتسابی نظام

اسلام کے احتسابی نظام میں شریعت بطور قانون کام کرتی ہے اور اس میں تمام انسان برابر ہیں اور قانون کی نظر میں کوئی بھی برتر اور کمتر نہیں ہے۔ جیسا کہ خلفائے راشدین حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ اپنے وقت میں عدالت میں عام شہریوں کی حیثیت سے جایا کرتے تھے۔

Scanned with CamScanner

تاریخ: ______

حضورؐ نے ارشاد فرمایا:
اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی
تو میں اسے اس کے بھی ہاتھ کاٹنے کی
سزا دیتا۔

← حضرت شعیبؑ کی قوم کا عذاب:

حضرت شعیبؑ کی قوم بدعنوانی میں ملوث تھی اور وہ ناپ تول میں کمی کرتی تھی تو ان کی اس بدعنوانی اور ناپ تول کی کمی کی وجہ سے ان پر عذاب نازل ہوا۔

حضورؐ نے ارشاد فرمایا: "تم میں سے اگر کوئی شخص برائی دیکھے تو اسے ہاتھ سے روکے، اگر یہ نہ کر سکے تو اسے زبان سے روکے، اگر یہ بھی نہ کر سکے تو اسے دل سے برا جانے اور بیشک یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

← اسلام میں احتساب کے درجے:

اسلام میں خلیفہ اور حکمران کے احتساب کے ۴ درجے ہیں:

1. حکمران عوام کے سامنے بھی جوابدہ ہوتا ہے۔
2. حکمران شوریٰ کے سامنے بھی جوابدہ ہوتا ہے۔
3. حکمران عدالت کے سامنے بھی جوابدہ ہوتا ہے۔
4. حکمران اللہ کے سامنے بھی جوابدہ ہوتا ہے۔

- حضرت عمر فاروقؓ نے سرکاری ملازمین کے احتساب کے لیے احتساب عدالتیں قائم کیں۔

Scanned with CamScanner

تاریخ:

2. اسلامی تہذیب کی خصوصیات

لفظ تہذیب کے معنی ہیں "سنوارنا، درست کرنا یا اصلاح کرنا" تہذیب دراصل لوگوں کی ذہنی اور ثقافتی ترقی کا مجموعہ ہے۔

اسلامی تہذیب سے مراد وہ تہذیب ہے جو آج سے چودہ سو سال پہلے اللہ کے رسول اللہ کے حکم سے لے کر آئے اور انہوں نے تشکیل دی۔ اسلامی تہذیب ایک مکمل تہذیب ہے جس میں تمام معاملات شامل ہیں چاہے وہ سماجی ہوں یا انفرادی۔

← اسلامی تہذیب کی نمایاں خصوصیات

- **توحید**

اسلامی تہذیب میں عقیدہ توحید بنیادی خصوصیات ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اللہ پر یقین رکھے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔ توحید کلمے کا بنیادی جزو ہے اور یہ انسان کی اساس ہے۔

ان الحکم لواحد (سورۃ الصف: 4)

بیشک تمہارا معبود ایک ہی ہے۔

تاریخ:

واعبدوا اللہ ولا تشرکو بہٖ شیأً (سورۃ النساء : 6)

ترجمہ: اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

• مساوات

اسلامی تہذیب مساوات اور برابری کے اصول پر مبنی ہے اور اس کی نظر میں تمام انسان برابر ہیں۔

خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر آپ نے فرمایا:

"کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر، کسی گورے کو کسی کالے پر کسی کالے کو کسی گورے پر کوئی فوقیت حاصل نہیں"۔

انما المؤمنون اخوۃ ۔ (سورۃ الحجرات: ۱۰)

ترجمہ: بلاشبہ تمام مومن بھائی بھائی ہیں۔

• اخلاقی اقدار

اسلام کی نظر میں انسان کا اخلاق اس کی زندگی کی تشکیل میں بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اسلامی تہذیب اچھے اخلاق کو فروغ دیتی ہے۔

•

واحسن کما احسن اللہ الیک ۔

ترجمہ: اور لوگوں کے ساتھ بھلائی کر جس طرح اللہ نے تیرے ساتھ بھلائی کی ہے۔ (سورۃ القصص : ٦٦)

Scanned with CamScanner

- ## تزکیہ نفس

تزکیہ کا معنی ہے "طہارت اور صفائی"
نفس کا معنی ہے "روح"۔
تزکیہ نفس دین کا بنیادی تقاضا ہے۔ اور قرآن پاک کا مرکزی موضوع ہے۔

قد افلح من تزکّٰی ۔

جس نے نفس کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگیا۔

- ## صبر و برداشت

اسلامی تہذیب لوگوں کو صبر و برداشت کا درس دیتی ہے۔
اور انہیں یہ تاکید کرتی ہے کہ انہیں اپنے معاملات کا فیصلہ اللہ پر چھوڑنا ہے۔

یا ایھا الذین امنو استعینو بالصبر والصلوٰۃ ۔
ان اللہ مع الصابرین ۔

ترجمہ: اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد مانگو۔
بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

(سورۃ البقرہ: 153)

Scanned with CamScanner